سوال

(298)غلط کارکو نرمی سے سمجھانا چاہیے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم چند مسلمان کارکن ہیں، جواپنا اپنا وطن چھوڑکر فرانس میں مقیم ہیں، ہم آپ میں خوف الہی اوراتباع سنت کی بنیادپر جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم نے ایک ہال بھی حاصل کرلیا ہے جس میں ہم روزانہ کی پانچ نمازیں پڑھتے ہیں اور ہم نے اپنا ایک امام بھی مقرر کرلیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے توفیق دی کے اس نے اس ذمہ داری کا بھاری بوجھ اٹھایا جواس کے کندھوں پرڈال دی گئی ہے۔ روزانہ کی پانچ نمازوں کے علاوہ یہاں وقتا وقتا وعظ و نصیحت پر مبنی درس بھی ہوتاق ہے۔ ہمارموجودہ مسئلہ یہ ہے کہ اس جماعت میں کچھ اختلاف پیدا ہوگیاہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب ہم نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو نماز سے فورا بعد ہر شخص تینتیس (۳۳) مرتبہ سجان اللہ تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد اللہ اور تینتیس بار اللہ اکبر پڑھتا ہے یہ اس حدیث پر عمل کرنے کی نیت سے ہوتا ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ :

((جاۤیَ الْفقَراۤیُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فقَالُوا ذَھَبَ أَہْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَا وَالنَّعِیمِ الْمُقِیمِ یُصَلُّون کَمَا نُصَلِّی وَیَصُومُونَ کَمَا نَصُومُ وَلَھُم فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ یَحُجُّون بِھَا وَیَعْتَمِرُونَ وَیُجَاہِدُونَ وَیَتَصَدَّقُونَ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُکُم إِنْ أَخَذْتُم أَدْرَکْتُمْ مَنْ سَبَقَکُمْ وَلَمْ یُدْرِکْکُمْ أَحَدٌ بَعْدَکُمْ وَکُنْتُم خَیْرَ مَنْ أَنْتُم بَیْنَ ظَھْرَانَیْہِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَہُ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُکَبِّرُونَ خَلْفَ کُلِّ صَلَاۃٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِینَ فَاخْتَلَفْنَا بَیْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِینَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِینَ وَنُکَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِینَ فَرَجَعْتُ إِلَیْہِ فَقَالَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ حَتَّی یَکُونَ مِنْھُنَّ کُلِّھِنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِینَ))

غریب لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اورعرض کی : ''مالدارلوگ اونچے درجے اور ہمیشہ کی نعمتیں لے گئے۔ جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اوران کے پاس ضرورت سے زائدمال ہے جس سے وہ حج اور عمرہ ادا کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''میں تم ایک بات نہ بتاؤں اگر تم اس پر عمل کروگے توان لوگوں کے مقام تک پہنچاؤ گے جو تم سے آگے بڑھ گئے ہیں اور تمہارے بعد کوئی تمہارے درجے تک نہیں پہنچ سکے گا اور تم ان لوگوں میں بہترین ہوگے جن کے درمیان تم رہتے ہو، مگر جس نے ایسا ہی عمل کیا۔ تم ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس دفعہ سبحان اللہ، الحمد اللہ اور اللہ اکبر کہو۔''

یہ طریقہ جو حدیث میں آتا ہے اس کے مطابق ہر نمازی خاموشی سے یہ اذکار پڑھتا ہے اس کے بعد ہم سب مل کر سورۃ فاتح اور درود ابراہیمی پڑھتے ہیں اور آخر میں یہ پڑھتے ہیں :

((سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِینَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ))

''ہم میں سے کچھ بھائی کہنے لگے : ''ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ تم نے باجماعت یہ چیزیں پڑھنے کی بدعت ایجاد کی ہے تمہیں اس کا گناہ ہوگا اور قیامت تک جو بھی اس پر عمل کرے گا اس کا گناہ بھی تم پر ہوگا۔''

اب ہمیں اس بارمیں فتوی دیجئے کہ کیا مل کر سورۃ فاتحہ، درود ابراہیمی اور سورۃ صافات کی آخری تین آیتیں (آیت نمبر : ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲) پڑھنا سنت حسنہ ہے یا بدعت ہے؟ معاملہ یہیں تک نہیں رہابلکہ ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نمازمیں بھی شریک نہیں ہوتے کہتے ہیں : ''ہم اس وقت تک تمہارے ساتھ نماز نہیں پڑھیں گے جب تک تم یہ بدعت نہ چھوڑدو۔ ہمیں ضرور فتوی دیجئے تاکہ ہمارا موجودہ اختلاف ختم ہوجائے۔ اگر ہم غلطی پر ہیں تو ہم یہ کام بالکل چھوڑدیں گے اور جو ہوسکا اس پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں گے اوراگر ہم صحیح موقف پر ہیں توپھر اللہ تعالیٰ سے دعاکریں گے کہ وہ ان بھائیوں کوہدایت دے اور مسلمانوں کے اس اختلاف کو ختم کرے جس سے ان کا اتحادپارہ پارہ ہوگیا ہے اوروہ بکھر کررہ گئے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ آپ مل کر سورت فاتحہ اور دورد ابراہیمی پڑھتے ہیں اور آخر میں یہ آیات پڑھتے ہیں :

((سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ))

''یہ کام جائز نہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عمل منقول نہیں''

جن بھائیوں نے مذکورہ بالا بدعت کی وجہ سے آپ کے ساتھ نماز پڑھنا ترک کر دی ہے ،ان کو ایسا نہیں کرنا چاہے تھا۔ بلکہ ان کا فرض تھا کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر اپنا فرض ادا کرتے اور اس کے ساتھ ساتھ اچھے طریقے سے نصیحت بھی کرتے رہتے۔ اللہ تعالیٰ سب کی حالت درست کرے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہ وَصَحْبِہ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة ، رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان ،نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر : عبدالعزیز بن باز۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم- صفحہ 332

محدث فتویٰ